63rd Kerala School Kalolsavam - Jan 04 To 08, 2025 - Thiruvananthapuram

63-ാമത് കേരള സ്കൂൾ കലോത്സവം 2025 ജനുവരി 4 മുതൽ 8 വരെ തിരുവനന്തപുരം

Item Code: 648 Participant Code: 237

موضوع :- "برسات کی رات"

آسمان کا آنسو

جیسے پلٹتی ہے سمندر کی لہریں
ویسے گر رہی ہے تری آنکھوں کی قطریں

اظہار نہیں ہے تری بوندے کی تعداد
پتہ بھی نہیں ہے وجہ کی تری فریاد

نیند کی اندھیری میں تو سب ڈوب گئے ہیں
مگر ہم تری اندھیری میں کھو گئے ہیں

چمک رہی ہیں ستارے تری محفل میں
مگر چاندنی غائب ہے تری رُلائی میں

63rd Kerala School Kalolsavam - Jan 04 To 08, 2025 - Thiruvananthapuram

Item Code: 648 Participant Code: 237

تیرے آنسو تو دنیا کی رحمت ہیں
معلوم ہے ہمیں کہ یہ تیری مسرت ہیں

یاد آتی ہے مجھے وہ بچپن کی راتیں
سنتا تھا تیری رلاوٹ کے وقت دادی کی باتیں

وہ دادی کہانی وہ کاغذ کی کشتی
وہ بارش کی نسیم وہ دریا کا پانی

مگر تھک گئے ہم تیری پوچھ تاج میں
خدا سے دعا ہے اب تیری انتظار میں

پل پل انتظار کیے اس وقت کے لیے
مگر وہ پل آیا بھی تو اک پل کے لیے

اب ہر پل دعا ہے اس پل کے لیے
کاش تیری رحمت برسے اک پل کے لیے

(This page will be scanned to publish the article in Schoolwiki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

63rd Kerala School Kalolsavam - Jan 04 To 08, 2025 - Thiruvananthapuram

Item Code: 648 Participant Code: 237

جو چڑیاں گنسلا پہ بیٹھ رہے ہیں
مسافر کے سطریں سن رہے ہیں

جو لوگ تیری آواز میں جاک رہے ہیں
مسافر کے شعرے گا رہے ہیں

سو چاند بھی دمکتی تو کیا بات بنے گی
اگر تو آتی تو، رات کی اوقات بنے گی

~~پتوں کے اوپر ٹھہرے~~
پتوں کے اوپر جو شبنم ٹھہرے ہوتے ہیں
گویا آسمان کی غمگین سانسیں ہیں

تیری رلاتی تو پوری دنیا میں نہ کرتا ہے
مگر تیرا وسیع چہرے کی تبسم سب دیکھتے ہیں

(This page will be scanned to publish the article in Schoolwiki. So write neatly. Don't fold paper. Don't write overleaf)

کبھی تیری غلطی تو بڑا خطرہ ہوتی ہے
چند ماہ پہلے ویناڈ اسکا شکار ہے

تیری غلطی کے سامنے اک بستی کا نام چل گئے
تیری ملاوٹ کے نیچے کتنے یتیم ہو گئے

دوستوں کی اعتراف بھی نہیں ہوتی ہے
اک رات کی مصیبت میں اک گاؤں غائب ہے

خامہ چاہتی ہے کہ تیرے بارے میں اور لکھوں
مگر تیری اوصاف کے سوائے یہ قلم کافی نہیں

اے مسافر، اس دنیا کی راہِ سفر تو کم ہے
کبھی بارش کبھی گرمی، کبھی دکھ اور کبھی خوش ہوتی ہے

مسافر